منگل 26 مارچ 2002ء

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ

ٹیلی فون نمبر 213029

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان C.P.L 61

منگل 26 مارچ 2002ء 11 محرم 1423 ہجری- 26 امان 1381 ھش جلد 52-87 نمبر 67

ادائیگی نماز کا اعزاز

حضرت ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ ایک مصروفیت کی وجہ سے عشاء کی نماز پڑھانے بہت دیر سے تشریف لائے یہاں تک کہ ہم انتظار کرتے کرتے کئی دفعہ سوئے اور جاگے- جب آنحضرتؐ تشریف لائے تو آپ نے فرمایا آج دنیا میں تمہارے سوا اور کوئی قوم نہیں جو نماز کا انتظار کرتی ہو-

(سنن ابی داؤد کتاب الطہارۃ باب الوضوء من النوم حدیث نمبر 171)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

حبی فی اللہ نواب محمد علی خان صاحب رئیس خاندان ریاست مالیر کوٹلہ- یہ نواب صاحب ایک معزز خاندان کے نامی رئیس ہیں- مورث اعلیٰ نواب صاحب موصوف کے شیخ صدر جہاں ایک باخدا بزرگ تھے جو اصل باشندہ جلال آباد سروانی قوم کے پٹھان تھے 1469ء میں عہد سلطنت بہلول لودھی میں اپنے وطن سے اس ملک میں آئے شاہ وقت کا ان پر اس قدر اعتقاد ہو گیا کہ اپنی بیٹی کا نکاح شیخ موصوف سے کر دیا- اور چند گاؤں جاگیر میں دے دیئے- چنانچہ ایک گاؤں کی جگہ میں یہ قصبہ شیخ صاحب نے آباد کیا جس کا نام مالیر ہے- شیخ صاحب کے پوتے بایزید خاں نامی نے مالیر کے متصل قصبہ کوٹلہ کو تقریباً 1573ء میں آباد کیا- جس کے نام سے اب یہ ریاست مشہور ہے- (-) سردار محمد علی خان صاحب نے گورنمنٹ برطانیہ کی توجہ اور مہربانی سے ایک شائستگی بخش تعلیم پائی جس کا اثر ان کے دماغی اور دلی قویٰ پر نمایاں ہے- ان کی خداداد فطرت بہت سلیم اور معتدل ہے اور باوجود عین شباب کے کسی قسم کی حدت اور تیزی اور جذبات نفسانی ان کے نزدیک آئی معلوم نہیں ہوتی- میں قادیان میں جب وہ ملنے کے لئے آئے تھے اور کئی دن رہے پوشیدہ نظر سے دیکھتا رہا ہوں کہ التزام ادائے نماز میں ان کو خوب اہتمام ہے اور صلحاء کی طرح توجہ اور شوق سے نماز پڑھتے ہیں اور منکرات اور مکروہات سے بکلی مجتنب ہیں- مجھے ایسے شخص کی خوش قسمتی پر رشک ہے جس کا ایسا صالح بیٹا ہو کہ باوجود بہم پہنچنے تمام اسباب اور وسائل غفلت اور عیاشی کے اپنے عنفوان جوانی میں ایسا پرہیزگار رہو- معلوم ہوتا ہے کہ انہوں بتوفیقہ تعالیٰ خود اپنی اصلاح پر زور دے کر رئیسوں کے بے جا طریقوں اور چلنوں سے نفرت پیدا کر لی ہے اور نہ صرف اسی قدر بلکہ جو کچھ ناجائز خیالات اور اوہام اور بے اصل بدعات (-) مذہب میں ملائی گئی ہیں اور جس قدر تہذیب اور صلاحیت اور پاک باطنی کے مخالف ان کا عملدرآمد ہے ان سب باتوں سے بھی اپنے نور قلب سے فیصلہ کر کے انہوں نے علیحدگی اختیار کر لی ہے- وہ اپنے ایک خط میں مجھ کو لکھتے ہیں کہ ابتداء میں گو میں آپ کی نسبت نیک ظن ہی تھا لیکن صرف اس قدر کہ آپ اور علماء اور مشائخ ظاہری کی طرح (-) تفرقہ کے موید نہیں ہیں- بلکہ مخالفان (دین) کے مقابل پر کھڑے ہیں- مگر الہامات کے بارے میں مجھ کو نہ اقرار تھا اور نہ انکار- پھر جب میں معاصی سے بہت تنگ آیا اور ان پر غالب نہ ہو سکا تو میں نے سوچا کہ آپ نے بڑے بڑے دعوے کئے ہیں یہ سب جھوٹے نہیں ہو سکتے- تب میں نے بطور آزمائش آپ کی طرف خط و کتابت شروع کی جس سے مجھ کو تسکین ہوتی رہی اور جب قریباً اگست میں آپ سے لودیانہ ملنے گیا تو اس وقت میری تسکین خوب ہو گئی اور آپ کو ایک باخدا بزرگ پایا اور بقیہ شکوک کا پھر بعد کی خط و کتابت میں میرے دل سے بکلی دھویا گیا- اور جب مجھے یہ اطمینان دی گئی کہ ایک ایسا شیعہ جو خلفائے ثلاثہ کی کسرشان نہ کرے سلسلہ بیعت میں داخل ہو سکتا ہے تب میں نے آپ سے بیعت کر لی- اب میں اپنے آپ کو نسبتاً بہت اچھا پاتا ہوں- اور آپ گواہ رہیں کہ میں نے تمام گناہوں سے آئندہ کے لئے توبہ کی ہے-

(ازالہ اوہام- روحانی خزائن جلد 3 ص 526)

وصیت کی رقم کی نئی شرح

احباب کی خدمت میں اطلاعاً تحریر ہے کہ صدر انجمن احمدیہ نے اعلان وصیت کی رقم میں اضافہ کر دیا ہے- وصیت کنندہ سے اب -/52 روپے وصول کئے جائیں گے- لہٰذا یکم مارچ 2002ء سے وصیت کرتے وقت اعلان وصیت کی رقم -/52 روپے جمع کروائی جائے- (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

خصوصی درخواست دعا

احباب جماعت سے جملہ اسیران راہ مولا کی جلد اور باعزت رہائی نیز مختلف مقدمات میں ملوث افراد جماعت کی باعزت بریت کے لئے درمندانہ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے ان بھائیوں کو اپنی حفظ و امان میں رکھے ہر شر سے بچائے-

ماہر امراض قلب کی آمد

مریضوں کے ہجوم اور سہولت کو مدنظر رکھتے ہوئے مکرم ڈاکٹر مسعود الحسن نوری صاحب ماہر امراض قلب انتظامیہ فضل عمر ہسپتال کی درخواست پر آئندہ سے ہر ماہ دو دن مریضوں کا معائنہ کیا کریں گے-

ماہ اپریل 2002ء کا شیڈول

مورخہ 6-4-02 بروز ہفتہ 8:00 تا 5:00 بجے شام
مورخہ 7-4-02 بروز اتوار 8:00 تا 5:00 بجے شام

ضرورت مند احباب کسی میڈیکل ڈاکٹر سے ریفر کروا کر ضروری ٹیسٹ ECG وغیرہ کروالیں اور پرچی روم سے معائنہ کی تاریخ اور نمبر حاصل کر لیں-
(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

فارغ التحصیل حافظات کا اجلاس

10 مارچ 2002ء کو فارغ التحصیل حافظات کا ضروری اجلاس وقت مقررہ پر عمل میں آ گیا تھا- مگر چونکہ سکولوں میں سالانہ امتحانات کی وجہ سے ان حافظات کی حاضری تسلی بخش نہ تھی اس لئے اب یہ اجلاس مورخہ 28 مارچ کو بوقت ساڑھے نو بجے اسی ادارے میں دوبارہ ہوگا تمام حافظات کی حاضری لازمی ہے- جن حافظات کی رہائش ربوہ سے باہر ہے اور وہ اس ادارے کی سابقہ طالبہ ہیں وہ بھی ضرور شامل ہوں-

(پرنسپل عائشہ اکیڈمی ربوہ)

دعوت الی اللہ کے سنہری گر

22

پر حکمت نصائح
ایمان افروز واقعات

مرتبہ: عبدالستار خان صاحب

قیصر روم کو دعوت اسلام

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قیصر روم کو دعوت اسلام کا جو خط تحریر فرمایا اس میں بسم اللہ کے بعد لکھا:۔

یہ خط محمد رسول اللہ کی طرف سے شاہ روم ہرقل کے نام ہے۔ ہدایت کی پیروی کرنے والے پر سلامتی ہو میں تمہیں اسلام کی دعوت دیتا ہوں۔ اسلام قبول کر لو سلامتی پا جاؤ گے اگر تم قبول کرو گے تو اللہ تعالیٰ تمہیں دوگنا اجر دے گا اور اگر تم نے منہ پھیرا تو سارے اہل روم کا گناہ تیرے سر پر ہوگا اس کے بعد سورۃ آل عمران کی آیت 65 درج کی گئی تھی۔

(صحیح بخاری کتاب بدء الوحی حدیث نمبر 6)

دعا کے روحانی ہتھیار سے فتح

اوائل 1905ء میں حضرت مولوی محمد ابراہیم صاحب بقاپوری نے بیعت کا شرف حاصل کیا تو آپ نے حضرت صاحب سے یہ عرض کیا کہ اب میرے مذہبی مقابلے ہوں گے مجھے سلسلہ کے خصوصی مسائل سے گہری واقفیت نہیں دعا کریں کہ مجھے کامیابی حاصل ہو۔ فرمایا:۔

"آپ صاف لفظوں میں کہہ دیا کریں کہ میں نے حق کو پالیا ہے اور دعا کر کے ان سے مقابلہ اور بحث ومناظرہ کریں اللہ تعالیٰ آپ کو فتح اور غلبہ دے گا"

حضرت مولوی صاحب کا بیان ہے کہ اس کے بعد جہاں کہیں یہ **دعا کا ہتھیار استعمال کیا مجھے اللہ تعالیٰ نے .... ہر جگہ فتح بخشی"**

("حیات بقاپوری" جلد اول صفحہ 31-30 ناشر مولوی عبداللطیف صاحب بہاولپوری طبع سوم)

داعی الی اللہ کے اوصاف

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

خدا تعالیٰ کرے کہ ہر احمدی......... پاکباز اور پاک نفس داعی الی اللہ بن جائے۔ جس کی باتوں میں قوت قدسیہ ہو۔ جس کی آواز میں خدا تعالیٰ کی طرف سے صداقت کی شوکت عطا کی جائے۔ جس کی بات کا انکار کر دینا دنیا کے بس میں نہ رہے۔ اس کے دم میں خدا شفا رکھے اور روحانی بیماریوں کی شفا کا موجب بنے۔

(الفضل 7- اپریل 2001ء)

شمع احمدیت کے پروانوں میں شامل ہو گئے

حضرت مولانا حافظ محمد فیض الدین صاحب پاکستان کے مشہور عالم صنعتی شہر سیالکوٹ کے ایک بلند پایہ علمی اور متدین خاندان کے درخشندہ گوہر تھے۔ آپ کے آباء واجداد عرب سے تشریف لائے۔ آپ کے دادا اور والد کی بزرگی اور تقویٰ کا ہر طرف شہرہ تھا اور وہ ایک وسیع حلقہ ارادت رکھتے تھے۔ حضرت مولانا صاحب اپنے والد بزرگوار کے جانشین تھے۔ متعدد نامور شخصیتوں نے آپ سے قرآن مجید پڑھا۔ چوہدری محمد عبداللہ خاں صاحب مرحوم سابق امیر جماعت احمدیہ کراچی کے بیان کے مطابق خود انہوں نے اور حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خاں صاحب (صدر جنرل اسمبلی و جج عدالت انصاف) نے بھی آپ ہی سے یہ اکتساب فیض کیا۔

حضرت مولانا صاحب کے حضرت مولوی عبدالکریم صاحب سیالکوٹی اور میر حامد شاہ صاحب جیسے بزرگوں سے دوستانہ مراسم تھے اور ان سے سلسلہ احمدیہ سے متعلق آپ معلومات حاصل کرتے رہتے تھے۔ مگر علمائے اہلحدیث کی مجالس میں جا کر حضرت مسیح موعود پر تنقید کا سلسلہ جاری رکھے ہوئے تھے کہ اسی دوران حضرت مسیح موعود 1904ء میں سیالکوٹ تشریف لائے۔ حضرت کی تشریف آوری سے قبل حضرت مولانا عبدالکریم صاحب بغرض انتظامات پہنچ گئے۔ آپ حضرت حامد شاہ صاحب کے مکان میں فروکش تھے کہ ایک دن حضرت مولوی محمد فیض الدین صاحب آپ کی ملاقات کے لئے آ گئے۔ حضرت مولانا عبدالکریم صاحب نے انہیں مخاطب کر کے فرمایا:۔

"مولوی صاحب اب تو ہدایت کا آفتاب کافی چڑھ گیا ہے آپ عالم دین ہیں۔ آپ کو دیر نہیں کرنی چاہئے اور بیعت کر لینی چاہئے"۔

ان الفاظ کا بجلی کا سا فوری اثر ہوا۔ فرمانے لگے کہ اب دیر نہ ہوگی اور پھر اولین فرصت میں حضرت صاحب کے دست مبارک پر بیعت کر لی اور شمع احمدیت کے پروانوں میں شامل ہو گئے اور ابتلاء کی ہر تیز آندھی میں کوہ استقلال بن گئے۔

(حیات فیض صفحہ 10 تا 17 مرتبہ مولانا عبدالمالک خاں صاحب ناشر ڈاکٹر عبدالرحمن صاحب کامٹی کراچی۔ اشاعت دسمبر 1955ء)

تبصرہ کتب

روح العرفان

نام کتاب: روح العرفان
مؤلف: حضرت مرزا عبدالحق صاحب
تعداد صفحات: 1073
قیمت: 200 روپے
ملنے کا پتہ: نظارت اشاعت ربوہ
شکور بھائی چشمے والے ربوہ
کوٹھی نمبر 6- اولڈ سول لائن سرگودھا

حضرت مرزا عبدالحق صاحب امیر ضلع سرگودھا کی شخصیت جماعت میں کسی تعارف کی محتاج نہیں ہے آپ کو محض خدا کے فضل سے گزشتہ 80 سال سے جماعت کی نمایاں خدمت کی توفیق مل رہی ہے اور آپ کی ذات میں بعض ایسے ریکارڈ ہیں جو دوسروں کے حصہ میں نہیں آئے۔ آپ کو تحریر وتقریر کے میدان میں بھی نمایاں خدمت کی توفیق ملی ہے اور آپ کی متعدد کتب شائع ہو کر مقبولیت عامہ کی سند حاصل کر چکی ہیں۔ زیر تبصرہ کتاب "روح العرفان" حضرت مسیح موعود کی تمام کتب و اشتہارات میں سے ایسے اقتباسات کا مجموعہ ہے جو اصلاح نفس اور معرفت و محبت الٰہی کے حصول کے لئے نہایت درجہ مفید ہیں۔

حضرت مرزا عبدالحق صاحب کا مطالعہ بہت گہرا ہے آپ نے کتب حضرت مسیح موعود کے مطالعہ کے دوران عالم شباب میں ہی اقتباسات کو ایک رجسٹر پر نقل کرنا شروع کر دیا تھا اور پھر اپنی تقاریر اور مضامین میں ان کو استعمال کرتے رہے۔ 1981ء میں آپ نے ان مفید اقتباسات کو روح العرفان کے نام سے شائع کروایا تھا اور لوگوں نے اس سے بہت فائدہ اٹھایا۔ اب اس کتاب کا نیا ایڈیشن شائع ہوا ہے اور اس میں بعض اضافے کئے گئے ہیں۔ پہلی کتاب میں فارسی اشعار کا ترجمہ نہیں تھا اب ان کا ترجمہ بھی کتاب کے آخر میں شامل کر دیا گیا ہے۔ عربی حصوں کا ترجمہ اردو میں کر دیا گیا ہے۔ اس کتاب کا کاغذ، چھپائی اور جلد بہت عمدہ ہے۔

حضرت مسیح موعود کی تحریرات جو روحانی خزائن کی 23 جلدوں میں موجود ہیں ایسی روح پرور اور روحانی غذا ہے جس کے مائدہ سے ہم سب سیر ہو کر روحانی ترقیات حاصل کر سکتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود نے ایک جگہ فرمایا تھا:۔

"اور ایک پھل قوت ایمانی کا اسرار حقہ و معارف دینیہ کا ذخیرہ ہے جو خدا تعالیٰ کی طرف سے اس عاجز کو نصیب ہوا ہے۔ پس جو شخص اس عاجز کی تالیفات پر نظر ڈالے گا یا اس عاجز کی صحبت میں رہے گا اس پر یہ حقیقت آپ ہی کھل جائے گی کہ کس قدر خدا تعالیٰ نے اس عاجز کو دقائق وحقائق دینیہ سے حصہ دیا ہے"۔

(ازالہ اوہام ص 119)

اسرار حقہ اور معارف دینیہ کا جو ذخیرہ حضرت مسیح موعود نے ہمارے لئے اپنی تالیفات میں ورثہ کے طور پر چھوڑا ہے ہم سب کو اس روحانی نہر اور آسمانی مائدہ سے فیضیاب ہوتے ہوئے روحانی ترقیات کے مراحل عبور کرنے چاہئیں۔ ان روحانی جواہر پاروں کو "روح العرفان" میں جمع کر دیا گیا ہے۔ اس کتاب کے مطالعہ سے ہم حضرت مسیح موعود کی تمام کتب کے چیدہ چیدہ مقامات کی روحانی سیر بھی کر سکیں گے اور پھر ان کی بدولت روحانی خزائن کے سمندر میں غوطہ زن ہو سکیں گے۔ اللہ تعالیٰ حضرت مرزا عبدالحق صاحب کو جزا دے اور ان کی عمر وصحت میں برکت دے کہ انہوں نے یہ مفید روحانی لعل و جواہر کا ذخیرہ ایک جلد کی صورت میں مرتب کیا ہے۔

اس کتاب میں مندرج حضرت مسیح موعود کی تحریرات کے چند اقتباس تبرک کے طور پر پیش ہیں:۔

"اے خدا کے طالب بندو! کان کھولو اور سنو کہ یقین جیسی کوئی چیز نہیں۔ یقین ہی ہے جو گناہ سے چھڑاتا ہے۔ یقین ہی ہے جو نیکی کرنے کی قوت دیتا ہے۔ یقین ہی ہے جو خدا کا عاشق صادق بناتا ہے......... مبارک وہ جو یقین رکھتے ہیں کیونکہ وہی خدا کو دیکھیں گے"۔

(کشتی نوح ص 61)

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:

"جب کوئی آدمی خدا کے کلام پر پورا ایمان لاتا ہے اور کوئی اعراض صوری یا معنوی درمیان میں نہیں ہوتا تو خدا کا کلام اس کو بڑے بڑے گردابوں میں سے بچا لیتا ہے اور سخت سخت جذبات نفسانی کا مقابلہ کرتا ہے اور بڑے بڑے پر دہشت حادثوں میں صبر بخشتا ہے"۔

(براہین احمدیہ حصہ چہارم ص 293 حاشیہ)

بیعت کی غرض بیان کرتے ہوئے حضور فرماتے ہیں:۔

تمام مخلصین داخلین سلسلہ بیعت اس عاجز پر ظاہر ہو کہ بیعت کرنے سے غرض یہ ہے کہ تا دنیا کی محبت ٹھنڈی ہو اور اپنے مولیٰ کریم اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت دل پر غالب آ جائے اور ایسی حالت انقطاع پیدا ہو جائے جس سے سفر آخرت مکروہ معلوم نہ ہو لیکن اس غرض کے حصول کے لئے صحبت میں رہنا اور ایک حصہ اپنی عمر کا اس راہ میں خرچ کرنا ضروری ہے تا اگر خدا تعالیٰ چاہے تو کسی برہان یقینی کے مشاہدہ سے کمزوری اور ضعف اور کسل دور ہو اور یقین کامل پیدا ہو کر ذوق اور شوق اور ولولہ عشق پیدا ہو جائے۔

(آسمانی فیصلہ)

حقیقی معرفت کے بارہ میں فرمایا:۔

خدا تعالیٰ کی محبت (انسان سے) یہ ہے کہ پہلے تو ان کے دلوں پر سے پردہ اٹھاوے جس پردہ کی وجہ سے انسان اچھی طرح خدا تعالیٰ کے وجود پر یقین نہیں رکھتا

باقی صفحہ 8 پر

پبلشر آغا سیف اللہ- پرنٹر قاضی منیر احمد مطبع ضیاء الاسلام پریس- مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے

محترم مولانا دوست محمد شاہد صاحب مورخ احمدیت

علم تاریخ کی عدیم المثال افادیت

جس طرح مسلم سپین کے عظیم سائنسدان ابن رشد (ولادت 1126ء۔وفات 10 دسمبر 1198ء) کے فلسفہ اور نظریات نے مغربی دنیا پر صدیوں حکمرانی کی اسی طرح شہرہ آفاق عرب مورخ علامہ ابن خلدون (ولادت 1332ء۔وفات 1406ء) نے اپنی معرکہ آراء مقدمہ ابن خلدون لکھ کر فن تاریخ نویسی میں ایک انقلاب عظیم برپا کر کے یورپ کے وقائع نگاروں کو نیا رخ دیا اور سیرت، تاریخ اور جغرافیہ کے یورپین لٹریچر میں نئی روح پھونکنے میں زبردست کردار ادا کیا۔

موسیو دہ سلان کا اقرار ہے کہ "علمی دنیا میں ابن خلدون ہی پہلا شخص ہے جس کے دل میں پوری انسانیت کی تاریخ لکھنے کا ایک فلسفیانہ تصور پیدا ہوا۔ اس لحاظ سے وہی فلسفہ تاریخ کے بانی مبانی ہیں۔

فلنٹ لکھتا ہے "فلسفہ تاریخ میں افلاطون، ارسطو اور اگسٹائن اس کے ہم مرتبہ نہ تھے چہ جائیکہ کسی دوسرے مورخ کا نام ابن خلدون کے ساتھ لیا جائے میکس میرہاف کا خیال ہے کہ "ابن خلدون سب سے عظیم فلسفی اور اپنی صدی کے متبحر عالم ہیں" چارلس عیوی نے علامہ ابن خلدون کو علوم عمرانی کی تاریخ میں ارسطو اور میکاویلی کے درمیانی دور کی سب سے بڑی شخصیت قرار دیا ہے۔

مشہور مستشرق فلپ حتی کی رائے میں ابن خلدون نہ صرف عالم اسلامی کے سب سے بڑے فلسفی مورخ ہیں بلکہ تمام تاریخ انسانی کے فاضل ترین فلسفی مورخین میں سے ایک ہیں۔

("مسلمان تاریخ نویس" صفحہ 94 مولفہ جناب شیخ سعید اختر صاحب ایم اے گولڈ میڈلسٹ سابق پروفیسر گورنمنٹ ڈگری کالج فیصل آباد ناشر قومی کتب خانہ۔ اشاعت دسمبر 1976ء)

تاریخ سے متعلق علامہ کا نظریہ

علامہ ابن خلدون نے اپنے مقدمہ کے آغاز میں فن تاریخ کی اہمیت وافادیت پر روشنی ڈالتے ہوئے لکھا ہے کہ:۔

"تاریخ ایک ایسا فن ہے جسے اقوام دائم ہاتھوں ہاتھ لیتی ہیں۔ جب عظیم اجتماع ہوتا ہے تو مجالس اجتماع تاریخ ہی سے آراستہ وپیراستہ کی جاتی ہیں اور تاریخ ہی ہمارے سامنے دنیا کا حال رکھتی ہے۔ کہ کس طرح لوگوں کو نازک ادوار سے گزرنا پڑا ان پر کیسے کیسے نازک اوقات آئے اور حکومتوں کے دامن ومیدان کس کس طرح پھیلے اور سمٹے اور انہوں نے کیسی کیسی محنت سے دنیا بسائی حتیٰ کہ کوچ کا نقارہ بج گیا اور انہیں دنیا سے اپنا بوریا بستر باندھنا پڑا لیکن اگر گہری نظر سے دیکھا جائے تو تاریخ میں تحقیقی نظریات بھی ہیں اور کائنات کے لطیف علل ومبادی بھی اور اسی طرح واقعات کی کیفیات واسباب کا گہرا علم بھی ہے۔ اسی لئے تاریخ کی دنیائے فلسفہ میں گہری جڑیں ہیں"۔

("مقدمہ ابن خلدون حصہ اول صفحہ 159 ترجمہ اردو مترجم جناب راغب رحمانی۔ ناشر نفیس اکیڈمی کراچی۔ ستمبر 1986ء)

> **"مسلمانوں نے تاریخ ایجاد کی تو قرآن مجید کی خدمت کی غرض سے۔ کیونکہ قرآن مجید میں مختلف اقوام کے حالات آئے تھے۔ ان کو جمع کرنے لگے تو باقی دنیا کے حالات بھی ساتھ ہی جمع کر دئے۔"**
>
> (مصلح موعود۔ تفسیر کبیر جلد 4 صفحہ 19)

قرآن مجید اور علم تاریخ

قرآن عظیم نے جو ہر قسم کے حقائق ومعارف سے لبریز ہے اور تمام سچے علوم کا منبع اور سرچشمہ ہے علم تاریخ کی طرف خاص توجہ دلائی ہے چنانچہ فرماتا ہے:۔

(ہود: ع9) ہم نے اس کتاب میں تیرے پاس پچھلی قوموں کے جو حالات بیان کئے ہیں ان میں سے بعض کے آثار قدیمہ اب تک موجود ہیں مگر بعض کے نشانات تک معدوم ہو چکے ہیں۔

مورخین کے نزدیک تاریخیں بلحاظ زمانہ دو قسم کی ہیں۔ ایک تاریخ ہسٹارک (Historic) کہلاتی ہیں اور ایک پری ہسٹارک (Pre-Historic) یعنی زمانہ تاریخ سے پہلے کی تاریخ یہی حقیقت قرآن کریم کی اس آیت میں بیان ہوئی ہے۔

علم تاریخ کی ایک شاخ زمانہ تاریخ سے بھی پہلے اور قدیم ترین دور سے تعلق رکھتی ہے جو علم بدء عالم سے موسوم ہوتی ہے اور اصطلاحاً علم الانسان (Ethnology) کہلاتی ہے۔ قرآن حکیم نے اس شاخ کی طرف بھی اشارہ کیا ہے اور کھلے الفاظ میں ہدایت فرمائی ہے۔ (۔)

(عنکبوت ع2) فرماتا ہے۔ اگر تم کو تخلیق عالم کا کھوج لگانا ہے تو تمہیں دنیا بھر کے تمام ممالک میں پھرنا پڑے گا۔

انسان فطرتاً چاہتا ہے کہ اس کا ذکر رہتی دنیا تک قائم رہے اور آنے والی نسلیں اس کا نام عزت واحترام کے ساتھ یاد رکھیں حتیٰ کہ ابوالانبیاء سیدنا حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے رب جلیل کے حضور التجائے خاص کی۔

(الشعراء ع5) الٰہی! مجھے بعد میں آنے والے لوگوں میں ہمیشہ قائم رہنے والی تعریف بخش دے۔ اسی طرح حضرت سیدنا نوح، حضرت سیدنا ابراہیم، حضرت سیدنا موسیٰ، حضرت سیدنا ہارون اور حضرت سیدنا الیاس علیہم السلام کا نام لے کر آتا ہے کہ ہم نے ان کا ذکر خیر بعد میں آنے والی قوموں میں جاری کر دیا۔ (سورۃ صافات) خود سرور دو عالم نور دو عالم خاتم الانبیاء محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو قبل از وقت جناب الٰہی سے یہ بشارت عطا ہوئی کہ (الانشراح) ہم نے (یارسول اللہ) تیرا ذکر ارض وسما میں بلند کر دیا ہے۔ چنانچہ یہ واقعہ ہے کہ پیشوایان مذاہب میں سے آپ ہی وہ برگزیدہ اور خدا نما ہستی ہیں جن کی سیرت وسوانح اور شمائل پر وقائع نگاروں نے سب سے زیادہ توجہ دی ہے۔ سورۃ القلم میں ضمنی اور التزامی رنگ میں علم تاریخ کی ضرورت وافادیت پر بھی تیز روشنی پڑتی ہے۔

احادیث اور علم تاریخ

قرآن ناطق حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ جس نے کسی مومن کا تذکرہ لکھا گویا اس نے اسے زندہ کر دیا۔ اور جس نے کسی تذکرہ کو پڑھا گویا اس کی زیارت کی۔ اور جس نے تذکروں کو زندہ کیا۔ گویا اس نے تمام انسانوں کو زندگی بخشی۔ ایک اور روایت میں ہے کہ جس نے ایک گروہ کی تاریخ لکھی توقع یہ ہے کہ اس گروہ میں سے جو نیک ہوں گے وہ بدوں کے حق میں شفاعت کریں گے۔ حدیث نبویؐ اذکروا محاسن موتاکم وکفوا عن مساویھم (کنوز الحقائق) سے بھی بالواسطہ طور پر تاریخ اور فلسفہ تاریخ کا یہ اصول مستنبط ہوتا ہے کہ اسلاف کی نیکیوں کا ذکر کیا جائے اور ان کے معائب کے بیان سے حتی المقدور اجتناب کیا جائے کیونکہ بالفاظ مصلح موعود "تاریخی طور پر جب تک آئندہ نسلوں پر یہ اثر نہ ڈالا جائے کہ تمہارے اسلاف کے یہ کارنامے ہیں اور ان کی یہ روایات ہیں۔ اور تمہیں ان روایات کو محفوظ رکھنا ہے۔ اس وقت تک تاریخ کا فائدہ نہیں مرتب ہو سکتا"۔

(الفضل 17 جولائی 1922ء ص5)

بزرگان سلف اور علم تاریخ

قرن اول کے فقہاء ومجتہدین میں سے حضرت امام شافعی بہت اونچا مرتبہ رکھتے ہیں۔ آپ کا بیان ہے جو تاریخ حفظ کرے گا اس کی عقل ترقی کرے گی اور صلاحیت بڑھے گی۔ مشہور محدث حضرت ابن جوزی نے "شذور العقود فی تاریخ العہود" میں فرمایا ہے کہ تاریخ اور سیرت کے تذکرے قلب کو سکون بخشتے، غم کو دور کرتے اور عقل کو بیدار کرتے ہیں۔ حضرت ابوالحسن علی ظافر بن حسن الازدی "اخبار الدول الاسلامیہ" میں تحریر فرماتے ہیں کہ تاریخ کے فوائد بے شمار ہیں اس کی خوبیوں کی کوئی حد نہیں، اس کا مطالعہ کرنے والے کے حصے میں، اگر ایک طرف آنسو ہوتے ہیں جو عبرت سے بہتے ہیں، تو دوسری طرف فرحت، جو نیک انجام کا ثمرہ ہے۔

حضرت ابواسحٰق ابراہیم بن عبداللہ جیسے نامور فقیہ اور قاضی یہ نظریہ رکھتے تھے کہ تاریخ کا علم ان تمام علوم شرعیہ کا گویا سرپوش ہے جن پر ہمارا مدار ہے۔

ایک بزرگ حضرت ابوالعباس احمد بن علی المیورقیؒ "اعمال الاحتمال" میں یہاں تک فرماتے ہیں کہ جو شخص للہی محبت کے ساتھ کسی ولی اللہ کا ذکر تاریخ میں کرتا ہے وہ محشر میں اس بزرگ کا ہم درجہ ہوگا۔ اور جو کسی ولی اللہ کے حالات محبت کی نظر سے مطالعہ کرتا ہے۔ تو گویا اس نے اس مرد خدا کی زیارت کر لی۔

مندرجہ بالا احادیث واقوال حضرت علامہ شمس الدین محمد بن عبدالرحمن السخاویؒ (ولادت 831ھ وفات 902ھ) نے اپنی کتاب "الاعلان بالتوبیخ" میں درج کی ہیں۔

قدیم وجدید مؤرخین اسلام

اسلام کی برکت سے علم تاریخ کو ایک مستقل اور جداگانہ فن کی حیثیت حاصل ہوئی۔ اور عبدالملک بن ہشام (متوفی 213ھ) محمد بن سعد (متوفی 230ھ) ابوجعفر محمد بن جریر طبری (متوفی 310ھ) عبداللہ بن

مسلم بن قتیبہ (متوفی 276ھ) ابوجعفر احمد بن یحیٰ بن جابر البلاذری (متوفی 279ھ) ابوالحسن علی بن حسین مسعودی (متوفی 346ھ) ابوالولید محمد بن عبدالکریم ازراقی (متوفی 223ھ) اور ابومحمد حسن بن احمد بن یعقوب الیمانی المعروف بابن حائک (متوفی 334ھ) جیسے بلند پایہ، ثقہ وسیع المعلومات اور محتاط مورخین نے علمی دنیا میں اپنی تحقیق وتفحص سے دھوم مچادی۔

مورخین اسلام میں سے علامہ محمد بن خلدون (ولادت 732ھ وفات 808ھ) بین الاقوامی شہرت کے حامل انسان ہیں۔ آپ ہی اسلام کے وہ مایہ ناز فرزند ہیں جنہوں نے مقدمہ تاریخ لکھ کر فلسفہ تاریخ کی بنیاد رکھی۔ اور علمی دنیا میں انقلاب عظیم برپا کر ڈالا۔ آپ نے جزوی واقعات سے نتائج کلیہ نکالے، قوموں کے اسباب عروج وزوال پر محققانہ بحث کی اور مستقبل کے وقائع نگاروں کو تاریخ کے صحیح استعمال کا طریق بتایا۔ یورپ کی تاریخ نویسی کا جدید طرز تحریر دراصل علامہ ابن خلدون کے پیش کردہ فلسفہ تاریخ ہی کا رہین منت ہے۔

(بحوالہ "یورپ پر اسلام کے احسان" از ڈاکٹر غلام جیلانی صاحب برق)

قوموں کے سیاسی، علمی، مذہبی، قومی اور جنگی واقعات کو آئندہ نسلوں کی رہنمائی اور عبرت وبصیرت کے لئے محفوظ کرنا علم تاریخ کا اصل موضوع ہے اور مسلمان مورخین نے اس موضوع کا حق ادا کر دیا ہے۔ چنانچہ علامہ شمس الدین محمد ابن قیم جوزیہ کی "زادالمعاد" غیاث الدین محمد بن حمید الدین خوندہ میر کی "روضۃ الصفا کامل" شمس الدین ابن خلکان کی "دفیات الاعیان" محمد قاسم فرشتہ کی تاریخ فرشتہ علی بن برہان الدین حلبی کی "انسان العیون فی سیرۃ الامین المامون" شیخ نور الدین علی بن احمد سمہودی کی "خلاصۃ الوفانی اخبار دار المصطفیٰ" قاضی حسین بن محمد دیار بکری کی "تاریخ الخمیس" ابوعبداللہ یاقوت حموی کی "معجم البلدان" وغیرہ بیسیوں تواریخ اس حقیقت پر شاہد ناطق ہیں۔ مشہور فرانسیسی محقق ڈاکٹر گستاؤلی بان (G.Le Bon) نے اپنی کتاب "تمدن عرب" میں مورخین اسلام میں سے مسعودی، ابوالفرج، مقریزی اور ابوالفداء کا خاص طور پر ذکر کیا ہے اور ان کے تحقیقی اور علمی کارہائے نمایاں کو سراہا ہے۔ نیز اعتراف کیا ہے کہ اگر تاریخ میں سے عربوں کا نام نکال دیا جاتا تو یورپ کی عملی نشاۃ ثانیہ کئی سو سال پیچھے ہٹ جاتی۔ ایک اور مغربی مفکر بریفالٹ لکھتے ہیں کہ جس روشنی سے چراغ تہذیب پھر روشن ہوا وہ رومی ویونانی ثقافت کے ان شراروں سے نکلی تھی جو یورپ کے کھنڈروں میں سلگ رہے تھے بلکہ اسے عرب اپنے ساتھ لائے تھے۔

متاخرین میں سے الشیخ محمد خضری پروفیسر تاریخ اسلامی جامعہ مصری ازہر کی کتاب محاضرات (تاریخ الامم الاسلامیہ) ایک اہم کتاب ہے۔ حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود فرماتے ہیں کہ:۔

"خضری تاریخ میں بہت اعلیٰ درجہ کا انسان ہے(۔) ایسا معلوم ہوتا ہے کہ میرا اور خضری کا دماغ دونوں ایک ہیں"۔

(الفضل 17 جولائی 1922ء ص5)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک دور کی تاریخ لکھنے والوں میں حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب کا مقام بہت بلند ہے۔ حضرت مصلح موعود نے آپ کی تصنیف "سیرت خاتم النبیینؐ" پر یہ بیش قیمت رائے دی کہ:۔

"میں سمجھتا ہوں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی جتنی سیرتیں شائع ہو چکی ہیں ان میں سے یہ بہترین کتاب ہے۔ اس تصنیف میں ان علوم کا بھی پرتو ہے جو حضرت مسیح موعود کے ذریعہ حاصل ہوئے اس کے ذریعہ انشاء اللہ (دین) کی تبلیغ میں بہت آسانی پیدا ہو جائے گی۔

غیر از جماعت علمی شخصیتوں میں سے مولانا سید سلیمان ندوی، شاعر مشرق ڈاکٹر سر شیخ محمد اقبال، سر محمد شفیع بیرسٹرایٹ لاء نواب اکبر یار جنگ بہادر ہائی کورٹ حیدر آباد دکن نے اور رسائل واخبارات میں سے "المعارف" (اعظم گڑھ یو۔پی) آگرہ اخبار (آگرہ) اور میونسپل گزٹ (لاہور) نے اس تالیف پر شاندار تبصرے کئے۔

حضرت مسیح موعود اور علم تاریخ

قرآن وحدیث اور اکابر امت کے ارشادات اور قدیم وجدید مسلم مورخین کا بطور مثال تذکرہ کرنے کے بعد اب میں مختصراً بتاتا ہوں کہ بانی جماعت احمدیہ اور آپ کے مقدس خلفاء نے بھی علم تاریخ کی ضرورت وافادیت پر کتنی واضح روشنی ڈالی ہے۔ اس تعلق میں سب سے پہلے حضرت مسیح موعود کی مقدس تحریرات پیش کرتا ہوں۔ آپ ارشاد فرماتے ہیں:۔

1۔ "بسا اوقات علم تاریخ سے دینی مباحث کو بہت کچھ مدد ملتی ہے۔ مثلاً ہمارے سید ومولا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بہت سی ایسی پیشگوئیاں ہیں جن کا ذکر بخاری ومسلم وغیرہ کتب حدیث میں آ چکا ہے اور پھر وہ ان کتابوں کے شائع ہونے سے صدہا برس بعد وقوع میں آ گئی ہیں۔ اور اس زمانے کے تاریخ نویسوں نے اپنی کتابوں میں ان پیشگوئیوں کا پورا ہونا بیان کر دیا ہے۔ پس جو شخص اس تاریخی سلسلہ سے بے خبر ہو گا وہ کیونکر ایسی پیشگوئیاں جن کا خدا کی طرف سے ہونا ثابت ہو چکا ہے اپنی کتاب میں بیان کر سکتا ہے"۔

(البلاغ ص5)

2۔ "صحیح تاریخ ایک عمدہ معلم ہے اس سے پتہ لگتا ہے کہ ہر نبی کے معجزات اس رنگ کے ہوتے ہیں جس کا چرچا اور زور اس کے وقت میں ہو"۔

(الحکم 24 اپریل 1902ء ص7)

3۔ "اگر قومی تاریخ اور تواتر بھی رد کرنے کے قابل ہے۔ تو پھر بڑے بڑے عظیم الشان بادشاہوں کے وجود پر کیا دلیل ہو گی؟ یقیناً کوئی نہیں اس سے معلوم ہوا کہ قومی تواتر اور تاریخ کو ہم کبھی نہیں چھوڑ سکتے"۔

(الحکم 10 ستمبر 1905ء)

حضرت خلیفہ اول اور علم تاریخ

حضرت علامہ مولانا نورالدین بھیروی خلیفۃ المسیح الاول نے تاریخ کی اہمیت ایک مختصر سے فقرہ میں کس خوبی سے بیان فرمادی ہے فرماتے ہیں:۔

"جب کسی قوم کو اپنی تاریخ بھول جاتی ہے تو غیرت اٹھ جاتی ہے"۔

(اخبار "بدر" قادیان 14 نومبر 1912ء)

جیسا کہ حضرت مسیح موعود ومہدی مسعود نے "آئینہ کمالات اسلام"، "فتح اسلام"، "سر الخلافہ"، "حمامۃ البشریٰ" اور "ضرورت الامام" میں تحریر فرمایا ہے۔ حضرت مولانا نورالدین اس دور کے بے مثال عالم عبقری زمان، علامہ دوراں، عارف علوم الحکم والدّین اور جلیل القدر اور جلیل الشان فاضل تھے۔ آپ نے ہر ایک فن کی کتابیں بلاد مصر وعرب وشام ویورپ سے منگوا کر ایک نادر کتب خانہ تیار کیا۔ اس عظیم الشان کتب خانے میں 20، 30 ہزار کتابیں تھیں۔ جن میں تاریخ کی کتابوں کا ایک بیش بہا ذخیرہ بھی موجود تھا۔ حضرت مسیح موعود نے اپنی کتاب "فریاد درد" کے آخر میں اس کی فہرست دی ہے۔ جو درج ذیل کی جاتی ہے۔

"تاریخ طبری کلاں 14 مجلد۔ تاریخ ابن خلدون 7 مجلد۔ تاریخ کامل ابن اثیر 12 مجلد۔ اخبار الدول قرمانی۔ اخبار الاوائل محمد بن شحنہ۔ تاریخ ابونصر عتبی۔ نفح الطیب تاریخ علماء اندلس۔ مروج الذہب مسعودی۔ اثار الادہار 3 مجلد عجائب الآثار جبرتی۔ خلاصۃ الاثرفی اعیان حادی عشر۔ فہرست ابن ندیم۔ مفاتیح العلوم۔ الآثار الباقیہ بیرونی۔ تقدیم البلدان عمادالدین۔ مراصد الاطلاع۔ سالک الممالک۔ الفتح القسی۔ نزہتہ المشتاق۔ مواہب لدنیہ۔ زرقانی شرح مواہب۔ زادالمعاد۔ سیرۃ ابن ہشام۔ شفا۔ شرح شفا العلی قاری۔ سیرت محمدیہ اوجز السیر۔ قرۃ العیون۔ سرور المحزون۔ مدارج النبوۃ۔ معارج النبوۃ۔ سیرۃ حلبیہ۔ سیرۃ دحلان ملخص التواریخ۔ سیرۃ محمدیہ حیرت۔ تنقید الکلام۔ بدائع الزہور۔ تحفہ الاحباب۔ تاریخ الخلفاء سیوطی۔ تاریخ الخلفاء۔ اصابہ فی معرفہ الصحابہ۔ اسد الغابۃ۔ میزان الاعتدال ابن خلکان۔ تذکرۃ الحفاظ۔ لسان المیزان۔ خلاصہ اسماء الرجال۔ تقریب التہذیب۔ خلاصہ تاریخ العرب۔ تاریخ عرب سیدیو۔ تاریخ مصرو یونان۔ تاریخ کلیسیا۔ دینی ودنیوی تاریخ مسیحی کلیسیا۔ تاریخ یونان۔ تاریخ چین۔ تاریخ افغانستان۔ تاریخ کشمیر۔ گلدستہ کشمیر۔ تاریخ پنجاب۔ تاریخ ہندوستان الفنسٹن۔ تاریخ ہند ذکاء اللہ۔ ایضاً جدید۔ وقائع راجپوتانہ۔ تاریخ غوری وخلجی۔ عجائب المقدور۔ تاریخ مکہ۔ رحلہ بیرم۔ صفوۃ الاعتبار۔ رحلہ ابن بطوطہ 5 مجلد۔ رحلہ الصدیق۔ رحلہ الوسی۔ رحلہ احمد فارس۔ رحلہ شبلی۔ خلفاء الاسلام۔ تاریخ نہر زبیدہ۔ تاریخ بنگال۔ مناقب خدیجہ۔ مناقب الصدیق۔ مناقب الخواتین۔ رحلہ برنیر۔ تاریخ بیت المقدس۔ الیانع الجنی۔ تذکرۃ ابوریحان المشتبہ من الرجال۔ بدایۃ القدماء۔ فتوح بہنا۔ جغرافیہ مصر۔ فتوح الیمن۔ فتوح الشام۔ معجم البلدان۔ تاریخ الحکماء۔ سیرۃ النعمان۔ حیاۃ اعظم۔ خیرات الحسان۔ حسن البیان۔ مناقب الشافعی۔ قلائد الجواہر۔ اخبار الاخیار۔ تذکرۃ الابرار۔ گزشتہ وموجودہ تعلیم۔ تاریخ علوی۔ تذکرۃ الاولیاء۔ طبقات کبریٰ اتحاف النباء۔ التاج المکلل۔ طبقات الادباء۔ طلائع المقدور ابجد العلوم۔ عمدۃ التواریخ۔ آئینہ اودھ واقعات شجاع۔ نفحات الانس۔ سوانح محمد قاسم۔ مولوی فضل الرحمان۔ بستان المحدثین۔ تراجم حلقیہ۔ گلابنامہ تاریخ حصار۔ تاریخ بہاولپور۔ تاریخ سیالکوٹ۔ تاریخ نحات۔ تاریخ پٹیالہ۔ تاریخ روسیہ۔ تاریخ لاہور۔ روز روشن۔ شمع انجمن۔ صبح گلشن۔ تذکرۃ الشعراء۔ دولت شاہی۔ ترجمان وہابیہ۔ تاریخ الحکماء۔ یادگار خواجہ معین الدین چشتی۔ تقویم اللسان۔ تزک تیمور۔ (فریاد درد)

اس فہرست پر ایک سرسری نظر ڈالنے سے بھی بآسانی پتہ چل سکتا ہے کہ حضرت خلیفہ اول کو علم تاریخ سے کتنا شغف تھا۔ اور یہ کہ آپ کے نزدیک اس دینی فن کی کتنی زبردست اہمیت تھی۔

چہ خوش بودے اگر ہر یک زامت نوردین بودے

حضرت مصلح موعود اور علم تاریخ

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود نے اپنی کتابوں اور خطبات میں علم تاریخ کے موضوع پر بڑی تفصیل سے روشنی ڈالی ہے آپ کا معرکۃ الآراء لیکچر "اسلام میں اختلافات کا آغاز" تاریخ کا ایک زندہ جاوید شاہکار ہے۔ جس کو بلند علمی حلقوں میں عرصہ سے سند قبولیت حاصل ہے۔ یہ لیکچر 26 فروری 1919ء کو مارٹن ہسٹاریکل سوسائٹی اسلامیہ کالج لاہور کے زیر اہتمام حبیبیہ ہال میں ہوا تھا۔ اور برصغیر پاک وہند کے مشہور تاریخ دان سید عبدالقادر صاحب کی صدارت میں پڑھا گیا تھا۔ سید صاحب موصوف نے اس لیکچر پر خراج تحسین ادا کرتے ہوئے فرمایا:۔

"میں نے بھی کچھ تاریخی اوراق کی ورق گردانی کی ہے .... مجھے خیال تھا کہ تاریخ کا بہت سا حصہ مجھے بھی معلوم ہے اور اس پر میں اچھی طرح رائے زنی کر سکتا ہوں۔ لیکن اب جناب مرزا صاحب کی تقریر کے بعد معلوم ہوتا ہے کہ میں ابھی طفل مکتب ہوں"

اس محققانہ اور فاضلانہ تقریر کی اشاعت پر انہوں نے یہ گرانقدر رائے لکھی:۔

"میں دعویٰ سے کہہ سکتا ہوں کہ کیا مسلمان اور کیا غیر مسلمان بہت تھوڑے مورخ ہیں جو حضرت عثمانؓ کے عہد کے اختلافات کی تہہ تک پہنچ سکے ہیں۔ اور اس مہلک اور پہلی خانہ جنگی کی اصل وجوہات کو سمجھنے میں کامیاب ہوئے ہیں۔ حضرت مرزا صاحب کو نہ صرف خانہ جنگی کے اسباب سمجھنے میں کامیابی ہوئی ہے بلکہ انہوں نے نہایت واضح اور مسلسل پیرائے میں ان

واقعات کو بیان فرمایا ہے۔ جن کی وجہ سے ایوان خلافت مدت تک تزلزل میں رہا۔ میرا خیال ہے ایسا مدلل مضمون اسلامی تاریخ سے دلچسپی رکھنے والے احباب کی نظر سے پہلے کبھی نہیں گزرا ہوگا‘‘۔

حضرت مصلح موعودؓ کو اللہ تعالیٰ نے تاریخ کے اس نہایت درجہ پر پیچ دور کے دبیز پردوں کو اٹھانے اور اصل حقائق تک پہنچنے کی راہ کیسے دکھائی؟ یہ ایک نہایت معلومات افزا اور ایمان پرور بات ہے جس کی تفصیل حضور ہی کے الفاظ مبارک میں لکھتا ہوں۔ فرماتے ہیں:۔

’’میں نے اس لیکچر میں ثابت کیا ہے کہ یہ بات کہ اسلام میں فتنوں کا موجب حضرت عثمانؓ اور بڑے بڑے صحابہؓ تھے بالکل جھوٹ ہے۔ لیکچر کے سلسلہ میں میں نے زیادہ تر طبری کو مدنظر رکھا ہے۔ طبری نے یہ اصول رکھا ہے کہ وہ ایک ایک واقعہ کی پانچ پانچ سات سات روایات دے دیتا ہے میں نے دیکھا کہ ان میں سے وہ کون سے واقعات ہیں جن کی ایک زنجیر بن سکتی ہے۔ ان واقعات کو میں نے لیا اور باقی کو چھوڑ دیا۔ کیونکہ ایک طرح کی زندگی میں اختلاف نہیں ہو سکتا۔ اگر ایک سال ایک کام معاویہؓ کر رہے ہوں۔ اگلے سال وہ کام عمروؓ بن عاص کر رہے ہوں۔ اور اگلے سالوں میں وہی کام پھر معاویہؓ سے منسوب ہو تو درست بات یہی ہوگی کہ وہ کام دوسرے سال بھی معاویہ ہی کر رہے تھے۔ حضرت عمروؓ بن عاص کا نام غلطی سے آ گیا ہے۔ اس اصول سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ جو کہا جاتا ہے کہ صحابہؓ سے بعض غلطیاں ہوئیں یا حضرت علیؓ کے متعلق بعض واقعات بیان کئے جاتے ہیں۔ وہ سب غلط ہیں۔ گویا یہاں علم النفس میرے کام آیا۔ یا اگر ایک شخص کے متعلق ایک سال بعض واقعات بیان کئے جاتے ہیں دوسرے سال بھی بعض واقعات بیان کئے جاتے ہیں تیسرے سال بھی بعض واقعات بیان کئے جاتے ہیں تو ہمیں وہی واقعات درست ماننے پڑیں گے جو ایک کڑی اور زنجیر بنا دیں۔ رحمدل اور سنگدل یا پارسا یا عیاش آدمی جمع نہیں ہو سکتے مثلاً ایک آدمی کے متعلق بیان کیا جاتا ہے کہ وہ رحمدل ہے اور اکثر واقعات اس کی رحمدلی پر دلالت کرتے ہیں اگر اس کے متعلق بعض ایسی روایات آ جائیں کہ وہ ظالم تھا تو ہمیں ماننا پڑے گا کہ اسے ظالم بتانے والی روایات غلط ہیں کیونکہ رحمدلی اور ظلم جمع نہیں ہو سکتے.......... پس **جب تاریخ کے ساتھ علم النفس مل جاتا ہے تو وہ اسے قطعی اور یقینی بنا دیتا ہے‘‘**

(الفضل 2 دسمبر 1955ء ص 3-4)

سیدنا حضرت مصلح موعودؓ نے اس لیکچر کے آغاز میں مطالعہ تاریخ کی افادی حیثیت پر روشنی ڈالتے ہوئے یہ بنیادی نکتہ بیان فرمایا ہے:۔

اقوام کی ترقی میں تاریخ سے آگاہ ہونا ایک بہت بڑا محرک ہوتا ہے اور کوئی ایسی قوم جو اپنی گزشتہ تاریخی روایات سے واقف نہ ہو کبھی ترقی کی طرف قدم نہیں مار سکتی۔ اپنے آباؤ اجداد کے حالات کی واقفیت بہت سے اعلیٰ مقاصد کی طرف رہنمائی کرتی ہے‘‘

حضور نے اس معلومات افزاء لیکچر کے علاوہ بعض اور تاریخی تصانیف بھی سپرد قلم فرمائیں۔ اور انتہائی موثر اور سلیس انداز میں بہت سے تاریخی واقعات بیان فرمائے جن کو اگر ایک خاص ترتیب اور سلیقہ سے مرتب کیا جائے تو تاریخی معلومات کا ایک مختصر مگر حد درجہ مفید اور گرانقدر انسائیکلو پیڈیا تیار ہو سکتا ہے۔

سیدنا حضرت المصلح الموعودؓ کا ایک بے نظیر کارنامہ یہ ہے کہ آپ کی روحانی توجہ، نگرانی، رہنمائی اور دعاؤں سے تاریخ احمدیت کی تدوین و تصنیف کی بنیاد رکھی گئی ہے جس کی انیس جلدیں محض اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے منظر عام پر آ چکی ہیں اور خدا کے فضل و کرم سے 1986ء تک کے حالات کی تدوین زیر تکمیل ہے۔

حضور کو تاریخ سلسلہ کے بارے میں ہمیشہ فکر دامنگیر رہتی تھی۔ چنانچہ آپ نے اپنے عہد مبارک میں چھپنے والی تاریخ احمدیت کی ہر جلد پر اس کی اشاعت میں احباب جماعت کو حصہ لینے کی مسلسل تلقین فرمائی۔ بلکہ خاص طور پر ’’تاریخ احمدیت‘‘ کے لئے 4 دسمبر 1963ء کو جماعت احمدیہ کے نام ایک خصوصی پیغام دیا۔ جس میں ارشاد فرمایا:۔

’’جیسا کہ احباب کو علم ہے مولوی دوست محمد صاحب شاہد میری ہدایات کے ماتحت تاریخ احمدیت لکھ رہے ہیں۔ الحمد للہ کہ خدا کے فضل سے انہوں نے اس کا چوتھا حصہ بھی مکمل کر لیا ہے۔ استاذی المکرم حضرت مولوی نورالدین خلیفۃ المسیح الاولؓ .... کے بلند مقام اور آپ کے عظیم الشان احسانات کا کم از کم تقاضہ یہ ہے کہ جماعت کا ہر فرد آپ کے زمانہ کی تاریخ کی اشاعت میں پورے جوش و خروش سے حصہ لے اسے خود بھی پڑھے اور دوسرے کو بھی پڑھائے بلکہ میں تو یہ بھی تحریک کروں گا۔ کہ جماعت کے وہ مخیر اور مخلص دوست جو سلسلہ کے کاموں میں ہمیشہ ہی نمایاں حصہ لیتے رہے ہیں تاریخ احمدیت کے مکمل سیٹ اپنی طرف سے پاکستان اور ہندوستان کی مشہور لائبریریوں میں رکھوا دیں تا اس صدقہ جاریہ کا ثواب قیامت تک ملتا رہے اور وہ اور ان کی نسلیں اللہ تعالیٰ کے فضلوں کی وارث ہوتی رہیں‘‘

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث اور علم تاریخ

حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ بھی اپنے بابرکت دور خلافت کے آغاز سے اب تک متعدد بار تاریخ احمدیت کے سلسلہ میں مخلصین جماعت کو ان کی قومی ذمہ داریوں کی طرف نہایت حسین اور دلنواز پیرائے میں توجہ دلا چکے ہیں۔

حضور پرنور نے خاص طور پر اپنے ایک خطبہ جمعہ میں مخلصین جماعت احمدیہ کو مطالعہ تاریخ کی نہایت پرزور تحریک فرمائی ہے کہ:۔

یہ گھر تو تُو نے بنایا تھا اپنے رہنے کو
بتوں کو کعبۂ دل سے نکال دے، پیارے
اچھل چکا ہے بہت نام لات و عزیٰ کا
اب اپنا نام جہاں میں اچھال دے پیارے

(کلام محمود)

’’تاریخ کا جاننا اور خصوصاً اپنی تاریخ کا جاننا ہم سب کے لئے ضروری ہے۔ کیونکہ کسی انسان اور کسی جماعت کی زندگی اپنے ماضی سے کلیۃً منقطع نہیں ہوتی مجھے یہ احساس ہے کہ بہت سے احمدی گھروں میں سلسلہ کی تاریخ اور حضرت مسیح موعود کے زمانہ کے واقعات دوہرائے نہیں جاتے۔ حضرت مسیح موعود نے اپنی کتب میں بعض جگہ خود ان واقعات کی تصویر کھینچی ہے ان واقعات کو بچوں کے سامنے دہرانا چاہئے۔ جماعت کی مخالفت میں دنیا کو اسی سال ہو گئے ہیں اور جماعت کو اللہ تعالیٰ کے بے شمار فضلوں کو حاصل کرتے ہوئے اسی سال ہو گئے ہیں اور ان کوششوں کو بھی اسی سال ہو گئے ہیں جو جماعت کو مٹانے میں لگی ہوئی ہیں ان ناکامیوں کو بھی اسی سال ہو گئے ہیں۔ جو ہر روز ان مخالفانہ حرکتوں کے نصیب میں ہم مشاہدہ کرتے ہیں۔ **ہماری یہ ایک معمور تاریخ ایک کامیاب تاریخ ہے‘‘**

(الفضل 10 جولائی 1973ء ص 3-5)

اسی سلسلہ میں حضور نے یہ بھی ہدایت فرمائی کہ:۔

’’اب اگلی نسل کو سنبھالنے کا وقت آ گیا ہے چھوٹے بچوں کو ایک ایک دو دو چھوٹے چھوٹے واقعات ایسے رنگ میں سمجھائے جائیں کہ وہ سمجھ جائیں اور چوتھی اور پانچویں اور اس سے بڑی جماعت والے بچوں کے لئے ان واقعات پر مشتمل کتابیں شائع ہونی چاہئیں‘‘۔

ارشادات حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ

1۔ ’’ہماری تاریخ حضرت اقدس سے لے کر آج تک ایک ارتقائی تاریخ ہے‘‘

2۔ ’’اپنی تاریخ کا مطالعہ کئے بغیر نہ حال روشن ہو سکتا ہے نہ مستقبل واضح ہوتا ہے۔ رخ ہی معین نہیں ہوتا‘‘

(الفضل 17 جولائی 1982ء صفحہ 3)

3۔ آج ہم میں سے بہت کم ایسے ہیں جو تاریخ احمدیت پڑھنے کا شوق یا وقت رکھتے ہیں یا انہیں تاریخ احمدیت، جو مولوی دوست محمد صاحب نے بڑی محنت سے لکھنی شروع کی ہوئی ہیں اس کی جلدیں ہی مہیا نہیں یا دستیاب ہیں تو اس پہلو سے کبھی کبھی پرانی تاریخ کو دوہرا دینا چاہئے تاکہ نئی نسل کے لوگوں کو بھی معلوم ہو کہ آج سے کچھ سال پہلے جماعت کا کیا حال تھا۔ کون کون سے مخلصین تھے جو قربانیوں میں آگے آئے اور پھر ان کے نتائج کیا نکلے‘‘

(خطبہ جمعہ فرمودہ 2 نومبر 1990ء مطبوعہ الفضل ربوہ 11 دسمبر 1990ء)

حضرت مصلح موعود کی ایک پرشوکت پیشگوئی

سیدنا حضرت مصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانی نے چھیاسٹھ سال قبل 12 جولائی 1935ء کے خطبہ جمعہ میں برٹش انڈیا کے بعض انگریز حکام اور سرکاری افسروں کی احمدیت کے خلاف سازشوں اور مظالم اور مخالفتوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:۔

’’ہماری جماعت تاریخی جماعت ہے۔ آئندہ کوئی تاریخ مکمل نہیں ہو سکتی جب تک جماعت احمدیہ کی تاریخ کا ذکر نہ کرے یہ جماعت خدا تعالیٰ کے فضل سے عنقریب دنیا پر چھا جانے والی ہے پس جو کچھ تم سے ہو رہا ہے اس کا بدلہ تاریخ لے لے گی...... آج بھی بعض حکام خوش ہوتے ہیں اور اسے ایک کھیل سمجھتے ہیں مگر انہیں کیا معلوم ہے کہ یہ باتیں تاریخوں میں آئیں گی بڑے سے بڑے مورخ کے لئے یہ ناممکن ہوگا کہ ان واقعات کو نظر انداز کر دے کیونکہ ان کے بغیر اس کی تاریخ نامکمل سمجھی جائے گی۔ پڑھنے والے ان کو پڑھیں گے اور حیران ہوں گے ان لوگوں کی انسانیت پر جنہوں نے یہ افعال کئے اور حیران ہوں گے ان حکام کے رویہ پر جنہوں نے علم کے باوجود کوئی انتظام نہ کیا اور آنے والی نسلوں کی رائے ان کے خلاف ہوگی۔ ان کی وہ چیز جس کے لئے انسان جان کی قربانی کر سکتا ہے یعنی نیک نامی، وہ برباد ہو جائے گی‘‘

(الفضل قادیان 20 جولائی 1935ء صفحہ 5-6)

تم دیکھو گے کہ انہی میں سے قطرات محبت ٹپکیں گے
بادل آفات و مصائب کے چھاتے ہیں اگر تو چھانے دو
یہ زخم تمہارے سینوں کے بن جائیں گے رشک چمن اس دن
ہے قادر مطلق یار مرا تم میرے یار کو آنے دو
محمود اگر منزل ہے کٹھن تو راہ نما بھی کامل ہے
تم اس پہ توکل کر کے چلو آفات کا خیال ہی جانے دو

محمد اقبال باجوہ صاحب مربی ماریشس

محترم چوہدری غلام قادر باجوہ صاحب

والد بزرگوار محترم چوہدری غلام قادر باجوہ صاحب ابن جناب چوہدری محمد اسماعیل باجوہ صاحب مرحوم ساکن کھیوہ باجوہ تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ جو 13 جون کو کھیوہ باجوہ سے سیالکوٹ جانے کے لئے نکلے لیکن راستہ میں ہی قصبہ کلاسوالہ میں ایک حادثہ کا شکار ہو کر اپنے مولیٰ کو پیارے ہو گئے- اللہ تعالیٰ اپنے فضلوں اور رحمتوں سے مقام قرب عطا فرمائے اور انتہائی نرمی کا سلوک فرماتے ہوئے بخشش کے سامان فرمائے- آمین

یوں تو والد صاحب محترم دینی اور دنیاوی لحاظ سے بہت بلند مقام رکھنے والے وجود نہیں تھے لیکن کچھ بنیادی سچائیوں کو اختیار کرنے میں غیر متزلزل تھے- حضرت اقدس مسیح موعود کی سچائی پر بہت کامل یقین تھا یہی وجہ تھی کہ جس مجلس میں بھی بیٹھتے تھے اسی موضوع پر گفتگو کرتے تھے - بتاتے کہ یہ طاقت مجھے حضرت اقدس کی چند کتب تریاق القلوب، مسیح ہندوستان میں، تفسیر سورۃ الفاتحہ والبقرہ اور براہین احمدیہ حصہ پنجم سے ملی ہے-

والد صاحب سیکرٹری یونین کونسل تھے اور تحصیل پسرور اور تحصیل نارووال کی یونین کونسلوں میں بطور سیکرٹری کام کر چکے تھے وہاں جن علما اور پادری صاحبان سے گفتگو کی انہیں دلائل کے حوالہ سے لاجواب کیا- اور بتایا بھی کرتے تھے کہ غلام قادر کیا چیز ہے اس کی کیا مجال کہ آپ لوگوں سے اس طرح مدلل گفتگو کر سکے اگر وہ غلام مسیح الزمان نہ ہو- یہ سب مسیح الزمان کی برکت سے ہے-

میں غالباً آٹھویں کلاس کا طالب علم تھا جب ایک دن سکول سے آیا تو والد صاحب کو کچھ لوگوں کے ساتھ انتہائی اونچی آواز میں گفتگو کرتے ہوئے پایا ایک قسم کا شور پڑا ہوا تھا جب دوسرے لوگ چلے گئے تو میں نے والد صاحب سے پوچھا کہ ابو جی آپ اتنا شور کیوں ڈالتے ہیں آپ کے دوست سیکرٹری محمد اسلم باجوہ صاحب یا سیکرٹری مرزا صاحب بھی اس کونسل (کھیوہ باجوہ) میں سیکرٹری کے طور پر کام کر چکے ہیں وہ تو اس طرح شور نہیں کرتے ہیں تو جواب میں فرمایا کہ میں بھی بغیر شور ڈالے طلاق کروا کر سکتا ہوں لیکن بیٹا میں نے امام زمانہ کو مان لیا ہے اس لئے میری یہی کوشش ہوتی ہے کہ جتنی زیادہ سے زیادہ بیٹیوں کے گھر آباد رہ سکیں میں اپنی پوری کوشش کروں-

جن دنوں میٹرک کا امتحان دیا ہوا تھا اور میں رزلٹ کا انتظار کر رہا تھا اور تعلیم سے اکتایا ہوا تھا تو ایک دن میں نے والد صاحب کو صاف کہہ دیا کہ میں اب آگے نہیں پڑھوں گا تو کہنے لگے بہت اچھا رات کو جب عشاء کی صدا بلند ہوئی تو مجھے فرمایا بیٹا وضو کر لو اور میرے ساتھ نماز کے لئے آؤ آج ہم اسی بیت (گھر کے ساتھ والی) میں نماز ادا کریں گے اور نماز میں مجھے ساتھ کھڑے کر کے نماز شروع کر دی جو کہ باجماعت نہیں تھی بلکہ ہم اپنی اپنی نماز ادا کر رہے تھے- پھر ایک لمبا سجدہ کیا اور سجدہ میں رو رو کر میرا نام لے کر دعا کرتے رہے میں بھی سجدہ میں پڑا روتا رہا حالانکہ میں ان دنوں میں تارک المذہب تھا- پھر نماز سے فارغ ہو کر مجھے کہا کہ تمہارے لئے مجھے سکون ہو گیا ہے-

پھر جب خاکسار جامعہ احمدیہ پاس کرنے کے بعد فیلڈ میں بطور مربی سلسلہ چلا گیا تو جب بھی گھر جاتا سب سے پہلے پوچھتے کہ رخصت کب سے کب تک ہے؟ اور ساتھ ہی فرماتے کہ دیکھو مجھے تمہارے آنے سے آسانی ضرور ملتی ہے لیکن میں نے پورے شرح صدر کے ساتھ وقف کی اجازت دی تھی اور میں اپنے وعدہ کی خلاف ورزی ہرگز نہیں چاہتا اس لئے رخصت کے آخری دن آپ کو واپس جانا ہوگا- مئی 1999ء میں خاکسار کی ڈیوٹی پتوکی ضلع قصور میں تھی گندم کی کٹائی میں ہاتھ بٹانے کے لئے میں 8 دنوں کی رخصت لے کر گاؤں پہنچا- والد صاحب کی طبیعت درمیان میں کچھ خراب ہو گئی کام مقررہ دنوں میں ختم نہ ہو سکا کوئی دو دن اور لگتے تھے میں نے دیکھتے ہوئے کہ کام مقررہ دنوں میں ختم نہ ہو سکے گا تین دن قبل ہی رخصت کی درخواست مزید دو دن کی بھجوا دی تو فرمانے لگے کہ دیکھو بیٹا صرف درخواست بھجوا دینے سے رخصت نہیں ہوتی تم جاؤ اور ناظر صاحب کو فون کر کے بتاؤ اور تین دن کی رخصت کہو کیونکہ جس دن تم یہاں سے جاؤ گے وہ تم نے کام کیا کرنا ہے چنانچہ خاکسار قلعہ کالروالا چوک پہنچا اور ناظر صاحب اصلاح وارشاد مرکزیہ اور صدر صاحب پتوکی کو فون کر کے رخصت کی اجازت ملنے کے بعد آیا اور بقیہ کام میں مدد کی-

چنانچہ پاکستان سے باہر والد صاحب کی طرف سے جو تین خطوط موصول ہوئے- ایک تنزانیہ میں اور دو ماریشس میں علاوہ چھوٹی موٹی گھریلو خبروں کے انہی تاکیدوں پر مبنی ہیں کہ خدمت سلسلہ سے بڑھ کر اور کوئی چیز نہیں- خدا تعالیٰ سے تعلق بنا لو کہ اس کے سوا کوئی سہارا نہیں دعاؤں سے غفلت نہ برتنا وغیرہ

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ محترم والد صاحب کو اپنی مغفرت کی چادر میں لپیٹ لے اور مجھ ناچیز کو ان کی جملہ نیک خواہشات کو کماحقہ پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور ان کے دیئے ہوئے نیکی کے اسباق کو یاد رکھنے اور آئندہ نسل میں نمونۃً منتقل کرنے کی توفیق عطا فرمائے- آمین یا ارحم الراحمین

اور پیارے رحمٰن و رحیم خدا محترمہ والدہ صاحبہ اور دیگر بہنوں اور بھائیوں کو اپنے فضل و رحم سے صبر جمیل عطا فرما-

---

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی** مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں-

سیکرٹری مجلس کارپرداز- ربوہ

مسل نمبر 33877 میں ممتاز بیگم زوجہ منور احمد ناصر قوم بھٹی پیشہ خانہ داری عمر 40 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن اکرم کالونی شہر و ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 1-7-2001 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی- اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے- زیورات طلائی 4 تولے مالیتی -/25600 روپے- اس وقت مجھے مبلغ -/1000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں- میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی- اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے- الامۃ ممتاز بیگم راجپوت ہاؤس گلی نمبر 1 اکرم کالونی گوجرانوالہ گواہ شد نمبر 1 ڈاکٹر محمد اکرام وصیت نمبر 31342 گواہ شد نمبر 2 عبدالرحمٰن عاجز وصیت نمبر 26161

مسل نمبر 33878 میں محمد عمران ولد منور احمد ناصر قوم راجپوت بھٹی پیشہ طالب علمی عمر......... بیعت پیدائشی احمدی ساکن راجپوت ہاؤس اکرم کالونی ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 5-7-2001 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی- اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے- اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں- میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا- اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے- العبد محمد عمران راجپوت ہاؤس اکرم کالونی گوجرانوالا گواہ شد نمبر 1 ڈاکٹر محمد اکرام وصیت نمبر 31342 گواہ شد نمبر 2 عبدالرحمٰن وصیت نمبر 26161

مسل نمبر 33879 میں انیلہ منور بنت مکرم منور احمد ناصر قوم راجپوت بھٹی پیشہ طالب علم عمر 16 بیعت پیدائشی احمدی ساکن راجپوت ہاؤس شہر و ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 5-7-2001 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی- اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے- اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں- میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی- اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے- الامۃ انیلہ منور راجپوت ہاؤس گوجرانوالہ گواہ شد نمبر 1 ڈاکٹر محمد اکرام وصیت نمبر 31342 گواہ شد نمبر 2 عبدالرحمٰن وصیت نمبر 26161

مسل نمبر 33880 میں ماہ گل بنت حکیم عبدالحمید اعوان قوم اعوان پیشہ طالب علمی عمر 24 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن گھنٹہ گھر ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 1-7-2001 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی- اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل کوئی نہیں ہے- اس وقت مجھے مبلغ -/700 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں- میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی- اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے- الامۃ ماہ گل بنت حکیم عبدالحمید چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ گواہ شد نمبر 1 ڈاکٹر محمد اکرام وصیت نمبر 31342 گواہ شد نمبر 2 شہزاد گلزار وصیت نمبر 28846

کمپیوٹر ڈکشنری

آؤٹ پٹ- کمپیوٹر کے نتائج مثلاً جوابات جو حسابی مسائل کے متعلق ہوتے ہیں یا دیگر انفارمیشن جو کہ کمپیوٹر سے باہر سپلائی کی جاتی ہیں- اندرونی سٹوریج سے بیرونی سٹوریج کی طرف منتقلی-

آٹومیٹک سٹاپ- وہ آلہ جو بلٹ ان چیکنگ ڈیوائس کی مدد سے غلطی کا پتہ چلائے جانے پر کمپیوٹر کو خودبخود بند کر دیتا ہے-

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

نکاح و تقریب شادی

مکرمہ عقیلہ ثوبیہ صاحبہ بنت مکرم سلطان احمد شاہد صاحب مربی سلسلہ کا نکاح ہمراہ مکرم مبشر احمد صاحب ابن مکرم ناصر احمد صاحب آف ننکانہ صاحب ضلع شیخوپورہ بعوض ایک لاکھ پچاس ہزار روپے حق مہر پر مورخہ 4 مارچ 2002ء بعد نماز عصر بیت محمود کوارٹرز تحریک جدید ربوہ میں محترم مولانا منیر الدین احمد صاحب نے پڑھا مورخہ 13 مارچ 2002ء کو تقریب رخصتانہ احاطہ کوارٹرز تحریک جدید میں منعقد ہوئی۔ تقریب کے اختتام پر مکرم راجہ نصیر احمد صاحب ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ نے دعا کروائی۔ مکرمہ عقیلہ ثوبیہ مکرم میاں محمد الدین صاحب آف مانگٹ اونچا رفیق حضرت مسیح موعود کی پڑپوتی ہیں اور مکرم مولوی محمد عبداللہ صاحب پیر کوٹی مرحوم واقف زندگی سابق مینیجر احمدیہ فارمز سندھ کی نواسی ہیں۔ احباب جماعت سے اس رشتہ کے جماعت اور جانبین کے لئے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ ہونے کے لئے درخواست دعا ہے۔

مکرم ملک وزیر خان ساجد صاحب معلم وقف جدید ربوہ تحریر کرتے ہیں کہ مکرم نصیر احمد منصور ابن مکرم چوہدری محمد دین صاحب معلم اصلاح وارشاد مقامی مقیم ڈیرہ احمد دین کھبہ ضلع خوشاب کا نکاح ہمراہ مکرمہ عابدہ یاسمین صاحبہ بنت محمد یسین صاحب بعوض 25 ہزار روپے حق مہر 18 فروری 2002ء کو مکرم رفیق احمد جاوید صاحب مربی سلسلہ وقف جدید نے دارالصدر غربی قمر میں پڑھا رخصتانہ کی تقریب اسی روز منعقد ہوئی۔ اگلے دن ولیمہ کی تقریب رحمان کالونی میں ہوئی جس کے آخر پر مکرم رفیق احمد صاحب جاوید نے ہی دعا کروائی۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کے لئے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔

مکرم طارق احمد صاحب کارکن دفتر الفضل کے بھائی مکرم شریف احمد صاحب ابن مکرم چوہدری احمد دین صاحب مرحوم آف وہاڑی کی شادی کی تقریب ہمراہ مکرمہ صفیہ سلطانہ صاحبہ بنت مکرم سجاد احمد صاحب آف دارالعلوم شرقی ربوہ مورخہ 9 فروری 2002ء کو منعقد ہوئی۔ قبل ازیں ان کا نکاح مورخہ 20 دسمبر 2001ء کو بیت النور دارالعلوم شرقی ربوہ میں مکرم محمد طارق محمود صاحب مربی سلسلہ نے بعوض حق مہر بائیس ہزار روپے پڑھا تھا۔ مورخہ 10 فروری 2002ء کو دعوت ولیمہ منعقد ہوئی۔ احباب سے اس رشتہ کے مبارک اور مثمر بثمرات حسنہ ہونے کے لئے درخواست دعا ہے۔

ولادت

مکرم مہر مشتاق احمد کھوکھر صاحب قائد مجلس چوک سرور شہید ضلع مظفر گڑھ لکھتے ہیں خاکسار کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے 26 فروری 2002ء کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ بچے کا نام حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے عفان احمد عطا فرمایا ہے۔ نومولود تحریک وقف نو میں شامل ہے۔ تمام احباب سے بچے کی درازی عمر کی درخواست ہے

ولادت

مکرم شیخ بشارت احمد صاحب احمد منی چینجر لاہور لکھتے ہیں خاکسار کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ 4 مارچ 2002ء کو پہلی بیٹی اور ایک بیٹے کے بعد دوسرے بیٹے سے نوازا ہے۔ بچے کا نام حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت "غالب احمد" عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم ملک اقبال احمد صاحب اعوان مرحوم آف چونڈہ کا نواسہ اور مکرم ڈاکٹر ناصر احمد شیخ صاحب آف ٹورانٹو (کینیڈا) کا بھتیجا ہے۔ احباب جماعت سے اس کے نیک و خادم دین ہونے نیز نافع الناس باعمر وجود کی درخواست دعا ہے۔

مکرم قمر الزمان ابڑو صاحب مربی سلسلہ دوڑ ضلع نواب شاہ لکھتے ہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے خاکسار کو ایک بیٹے کے بعد مورخہ 20 فروری 2002ء کو پہلی بیٹی سے نوازا ہے۔ جس کا نام حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت "بارعہ قمر" عطا فرمایا ہے۔ نومولودہ وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔ اللہ تعالیٰ بچی کو نیک، خادم دین، باعمر اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔

سانحہ ارتحال

مکرم چوہدری شاہد احمد صاحب اسلام آباد لکھتے ہیں میری بڑی ہمشیرہ محترمہ ڈاکٹر امۃ الحمید صاحبہ بنت محترم چوہدری علی محمد صاحب بی اے بی ٹی (مرحوم) رفیق حضرت مسیح موعود جو کافی عرصہ سے اسلام آباد میں بیمار چلی آ رہی تھیں مورخہ 18 مارچ 2002ء کی شب وفات پا گئیں۔ مرحومہ کی عمر 75 سال تھی۔ سرکاری ملازمت سے ریٹائر ہونے کے بعد ربوہ میں مقیم تھیں۔ بہت نیک، مخلص اور مخلوق خدا کی خدمت کرنے والی تھیں۔ لجنہ اماء اللہ کے کاموں میں بھی بڑی دلچسپی لیتی تھیں۔ 19 مارچ کو گیارہ بجے اسلام آباد میں مکرم سید حسین احمد صاحب مربی سلسلہ ضلع راولپنڈی نے نماز جنازہ پڑھائی۔ اسی روز شام کو جنازہ ربوہ پہنچنے پر نماز مغرب کے بعد احاطہ بیت المبارک میں محترم صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی نے نماز جنازہ پڑھائی۔ بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد محترم چوہدری شبیر احمد صاحب وکیل المال اول تحریک جدید نے دعا کروائی۔ محترمہ باجی امۃ القدیر صاحبہ انچارج امۃ الحی لائبریری آپ کی بڑی ہمشیرہ ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ ان کی بلندی درجات و مغفرت کے لئے دعا کریں۔

درخواست دعا

مکرم محمد قدرت اللہ محمود چیمہ صاحب سیکرٹری تحریک جدید دارالرحمت غربی ربوہ لکھتے ہیں میری والدہ محترمہ سکینہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم محمد عبداللہ چیمہ مرحوم کی آنکھ کا موتیے کا آپریشن لاہور میں مورخہ 20 مارچ 2002ء کو ہو گیا ہے۔ احباب جماعت دعا کریں کہ شافی مطلق خدا انہیں شفاء کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور آپریشن کے بعد کی ہر قسم کی پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے آمین۔

مکرم عبدالمنان آئیس کریم والے تحریر کرتے ہیں کہ میری خالہ مکرمہ اللہ رکھی صاحبہ ساکن بیوت الشکر دارالیمن غربی ربوہ عمر 105 سال ایک عرصہ سے بیمار اور چلنے پھرنے سے قاصر ہیں۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے خاص فضل سے انہیں کامل شفاء عطا فرمائیں۔ آمین

محترم چوہدری مسعود احمد سوہاوی صاحب پنشنر صدر انجمن احمدیہ کا پراسٹیٹ کا آپریشن لاہور میں ہوا ہے۔ اب ربوہ تشریف لے آئے ہیں۔ احباب سے ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

مکرم عبداللطیف شاد صاحب انسپکٹر تحریک جدید مال اول لکھتے ہیں خاکسار کی اہلیہ کا آپریشن مورخہ 20 مارچ 2002ء فضل عمر ہسپتال ربوہ میں ہو گیا ہے۔ آپریشن اللہ کے فضل سے ہر لحاظ سے کامیاب رہا ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ آپریشن کے بعد کی پیچیدگیوں سے اللہ تعالیٰ محفوظ رکھے۔ اور شفاء کاملہ و عاجلہ عطا کرے۔ آمین

درخواست دعا

مکرم شیخ ریاض محمود صاحب سیکرٹری ضیافت لاہور تحریر کرتے ہیں کہ مکرمہ بشریٰ انجم صاحبہ بنت کرنل منور احمد مرزا صاحب ڈیفنس لاہور نے FAST سے BCS کے پہلے سمیسٹر میں دوسری پوزیشن حاصل کی ہے۔ اور سکالرشپ کا اعزاز پایا ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کامیابی کو آئندہ کامیابیوں کا پیش خیمہ بنائے اور نمایاں ترقیات سے نوازے۔

یوم تحریک جدید

امراء، صدر صاحبان کی خدمت میں گزارش ہے کہ 12 اپریل 2002ء بروز جمعۃ المبارک یوم تحریک جدید منانے کا اہتمام فرمائیں۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ)

سانحہ ارتحال

مکرم عبدالعزیز منگلا صاحب جنرل سیکرٹری حلقہ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور اطلاع دیتے ہیں کہ مکرم ظہور احمد قریشی صاحب ابن مکرم شیخ رحمت اللہ قریشی صاحب علامہ اقبال ٹاؤن لاہور عمر 75 مورخہ 16 مارچ 2002ء کو پانچ ماہ بیمار رہنے کے بعد وفات پا گئے۔ آپ کا جنازہ مورخہ 17 مارچ 2002ء مکرم محمد یونس خالد صاحب مربی سلسلہ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور نے پڑھایا جس میں کثرت سے احباب شریک ہوئے احمدیہ قبرستان ہانڈو گوجر ضلع لاہور میں تدفین ہونے کے بعد محترم رانا مبارک احمد صاحب صدر حلقہ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور نے دعا کرائی۔ مرحوم مکرم شیخ قدرت اللہ صاحب سابق امیر جماعت انبالہ کے پوتے تھے۔ آپ حلقہ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور میں سیکرٹری تعلیم حلقہ بھی رہے۔ پسماندگان میں بیوہ کے علاوہ 6 لڑکے اور دو بچیاں چھوڑی ہیں۔ ان میں سے ایک بیٹا یو کے اور ایک بیٹی اور بیٹا جرمنی میں ہیں احباب سے ان کی بلندی درجات اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

محترمہ مریم بی بی صاحبہ اہلیہ مکرم غلام محمد صاحب المعروف گل خان مرحوم سابق باڈی گارڈ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث مورخہ 15 مارچ 2002ء کو بعمر قریباً 80 سال وفات پا گئیں۔ ان کا جنازہ بیت المہدی میں مکرم مقصود احمد قمر صاحب مربی سلسلہ نے پڑھایا۔ قبرستان عام میں تدفین عمل میں آئی بعد تدفین مکرم حمید الدین صاحب صدر محلہ دارالعلوم غربی حلقہ خلیل نے دعا کروائی۔ مرحومہ کی بلندی درجات کے لئے درخواست دعا ہے۔

مکرم پروفیسر ناصر احمد صاحب فیکٹری ایریا لکھتے ہیں مکرمہ امۃ الحفیظ صاحبہ زوجہ مکرم نصیر احمد صاحب مرحوم آف مغل آباد راولپنڈی 12 مارچ 2002ء کو راولپنڈی میں وفات پا گئیں ان کا جنازہ ربوہ لایا گیا بیت المبارک میں مورخہ 13 مارچ بعد نماز عصر مکرم حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد نے دعا کرائی۔ مرحومہ نے اپنے پیچھے تین بیٹے اور چار بیٹیاں چھوڑی ہیں مرحومہ حلقہ مغل آباد راولپنڈی کی صدر لجنہ بھی رہیں۔ احباب سے ان کے بلندی درجات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی جاری فرمودہ تحریک "کفالت یکصد یتامیٰ" میں حصہ لینے کے لئے سیکرٹری کمیٹی کفالت یکصد یتامیٰ دارالضیافت ربوہ سے رابطہ فرماویں۔

طب یونانی کا مایہ ناز ادارہ
قائم شدہ 1958ء
فون 211538
نور کاجل: آنکھوں کی صحت اور خوبصورتی کیلئے صرف نیلے رنگ کی خوبصورت ڈبی طلب کریں
نور ابٹنہ: بہترین روایتی ابٹن جو حسن کو چار چاند لگائے
نور آملہ: بالوں کی خشکی، سکری دور کر کے چمک پیدا کرتا ہے
خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ

اعلان داخلہ

انسٹیٹیوٹ آف مینجمنٹ سائنس (Pak-AIMS) لاہور نے BCS, BBA, MCS, EXe.MBA, MBA, MIS میں داخلے کا اعلان کیا ہے۔ مزید معلومات کے لئے ڈان 02-3-10

امپیریل کالج لاہور نے EXe.MBA, MBA-IT, MBA, BCS(Hons) BBA-IT(Hons) BBA(Hons) MCS میں داخلے کا اعلان کیا ہے داخلہ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 26 مارچ 2002ء ہے مزید معلومات کے لئے ڈان 10 مارچ 2002ء۔

پنجاب انسٹیٹیوٹ آف کمپیوٹر سائنس لاہور نے BS/MS کمپیوٹر سائنس MBA-IT, BBA-IT میں داخلے کا اعلان کیا ہے داخلہ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 3-اپریل 2002ء ہے مزید معلومات کے لئے جنگ 13 مارچ 2002ء

نیشنل سنٹر فار فزکس اور پاکستان اٹامک انرجی کمیشن نے باہمی اشتراک سے 27ویں ''انٹرنیشنل نتھیا گلی سمر کالج آن فزکس اینڈ کنٹمپریری نیڈز'' کا اہتمام کیا ہے۔ سمر کالج کی تاریخ 24 جون تا 6 جولائی ہے۔ سمر کالج میں شرکت کے خواہش مند احباب (کم از کم تعلیم ماسٹرز) 15-اپریل 2002ء تک درخواست دے دیں۔ مزید معلومات کے لئے نظارت تعلیم سے رابطہ کریں۔

(نظارت تعلیم ربوہ)

اعلان دارالقضاء

(مکرم عطاء اللہ بٹ صاحب بابت ترکہ مکرم منظور احمد بٹ صاحب)

مکرم عطاء اللہ بٹ وغیرہ ورثاء ساکنان مکان نمبر 33/34 دارالرحمت شرقی (ب) ربوہ نے درخواست ہے کہ ہمارے والد مکرم منظور احمد بٹ صاحب ولد مکرم اللہ بخش صاحب بقضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں۔ قطعہ نمبر 33/34 برقبہ ایک کنال واقع محلّہ دارالرحمت شرقی (ب) ربوہ ان کے نام بطور مقاطعہ گیر منتقل کردہ ہے۔ اب یہ قطعہ ان کے دو پسران مکرم منصور بٹ صاحب اور مکرم مسعود احمد بٹ صاحب کے نام منتقل کر دیا جائے۔ ہم سب دیگر ورثاء کو اس پر کوئی اعتراض نہ ہے۔ جملہ ورثاء کی تفصیل یہ ہے:۔

(1) مکرم عطاء اللہ بٹ صاحب (بیٹا)
(2) مکرم افتخار بٹ صاحب (بیٹا)
(3) محترمہ امتہ الرشید بٹ صاحبہ (بیٹی)
(4) محترمہ شازیہ بٹ صاحبہ (بیٹی)
(5) مکرم منصور بٹ صاحب (بیٹا)
(6) مکرم مسعود احمد بٹ صاحب (بیٹا)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس یوم کے اندر اندر دارالقضاء ربوہ میں اطلاع دیں۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

بقیہ صفحہ 2

اور دھندلی سی اور تاریک معرفت کے ساتھ اس کے وجود کا قائل ہوتا ہے بلکہ بسا اوقات امتحان کے وقت اس کے وجود سے ہی انکار بیٹھتا ہے۔ اور یہ پردہ اٹھایا جانا بجز مکالمہ الٰہیہ کے اور کسی صورت سے میسر نہیں آ سکتا۔ پس انسان حقیقی معرفت کے چشمہ میں اس دن غوطہ مارتا ہے جس دن خدا تعالیٰ اس کو مخاطب کر کے انا الموجود کی اس کو آپ بشارت دیتا ہے۔

(حجۃ الاسلام)

انسان کو روحانیت کب ملتی ہے حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

''روحانیت ہر ایک خلق کو محل اور موقع پر استعمال کرنے کے بعد اور پھر خدا کی راہوں میں وفاداری کے ساتھ قدم مارنے سے اور اسی کا ہو جانے سے ملتی ہے جو اس کا ہو جاتا ہے اس کی یہی نشانی ہے کہ وہ اس کے بغیر جی ہی نہیں سکتا۔ عارف ایک مچھلی ہے جو خدا کے ہاتھ سے ذبح کی گئی اور اس کا پانی خدا کی محبت ہے۔''

(اسلامی اصول کی فلاسفی ص 18,17)

''اے نادانو اور اندھو مجھ سے پہلے کون صادق ضائع ہوا جو میں ضائع ہو جاؤں گا۔ کس سچے وفادار کو خدا نے ذلت کے ساتھ ہلاک کر دیا جو مجھے ضائع کرے گا۔ یقیناً یاد رکھو اور کان کھول کر سنو کہ میری روح ہلاک ہونے والی نہیں اور میری سرشت میں ناکامی کا خمیر نہیں، مجھے وہ ہمت اور صدق بخشا گیا ہے جس کے آگے پہاڑ ہیچ ہیں۔ میں کسی کی پرواہ نہیں رکھتا۔ میں اکیلا تھا اور اکیلا رہنے پر ناراض نہیں۔ کیا خدا مجھے چھوڑ دے گا کبھی نہیں چھوڑے گا۔ کیا وہ مجھے ضائع کر دے گا کبھی ضائع نہیں کرے گا۔ دشمن ذلیل ہوں گے اور حاسد شرمندہ اور خدا اپنے بندہ کو ہر میدان میں فتح دے گا۔ میں اس کے ساتھ وہ میرے ساتھ ہے۔ کوئی چیز ہمارا پیوند توڑ نہیں سکتی اور مجھے اس کی عزت اور جلال کی قسم ہے کہ مجھے دنیا اور آخرت میں اس سے زیادہ کوئی چیز بھی پیاری نہیں کہ اس کے دین کی عظمت ظاہر ہو اس کا جلال چمکے اور اس کا بول بالا ہو۔ کسی ابتلا سے اس کے فضل کے ساتھ مجھے خوف نہیں اگرچہ ایک ابتلا نہیں کروڑ ابتلا ہو۔ ابتلاؤں کے میدان میں اور دکھوں کے جنگل میں مجھے طاقت دی گئی ہے۔''

(انوار الاسلام ص 21)

اصلاح نفس، محبت الٰہی اور حصول تقویٰ کے متلاشیوں کے لئے ''روح العرفان'' سیرابی کا کام کریگی اور ایک عارف کے جسم میں نئی جان ڈالے گی۔

(ایم۔ ایم۔ طاہرؔ)

برائے فروخت
دو چھوٹے مووی کیمرے (PANASONIC MC20)
برائے فروخت۔ مناسب قیمت
رابطہ فون نمبر 04524-212434

حبوب مفید اٹھرا
چھوٹی -/50 روپے۔ بڑی -/200 روپے
تیار کردہ: ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
04524-212434 Fax:213966

چاندی میں الیس اللہ کی انگوٹھیوں کی نادر ورائٹی
فرحت علی جیولرز اینڈ
زری ہاؤس
یادگار روڈ ربوہ
فون 213158

پروفیسر سعید اللہ خان ایم۔اے ہومیو ڈاکٹر
پرانی اور موذی امراض مثلاً شوگر، دمہ، کینسر، بلڈ پریشر، تپ دق، السر، ایگزیمہ، نرینہ اولاد، ڈلیکوریا، نیز منی چھوٹ کورس اور چھوٹا قد کورس کے لئے رابطہ فرمائیں
38/1 دارالفضل ربوہ نزد چونگی نمبر 3۔ فون 213207

SHARIF
JEWELLERS
RABWAH ☎ 212515

HEARTONIC
دل کی دھڑکن، کمزوری، ٹھنڈے پسینے، گھبراہٹ اور دل کے اکثر امراض کیلئے بفضل خدا بے حد مفید قیمت -/30 روپے
بھٹی ہومیو پیتھک کلینک اقصیٰ چوک ربوہ فون 213698

Come for career-oriented and quality education in
ORACLE
Prepare for the certification at your best with a qualified Oracle Certified Professional
Admissions Open
Modern Academy of Computer and Language Studies
TEL :212088

کراچی اور سنگاپور کے 21-K اور 22-K کے فینسی زیورات کا مرکز
العمران جیولرز سیالکوٹ
AIJ
الطاف مارکیٹ۔ بازار کاٹھیاں والا
فون دکان: 594674 فون رہائش: 553733
موبائل 0300-9610532 پروپرائٹر: عمران مقصود

ارشد بھٹی پراپرٹی ایجنسی
بلال مارکیٹ بالمقابل ریلوے لائن
فون آفس 212764 گھر 211379

جرمن ہومیوپیتھک ادویات
ربوہ میں بڑا مرکز ہومیو پیتھی
کیوریٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی انٹرنیشنل ربوہ
فون: 213156 فیکس: 212299

مشورہ مفت
دانتوں کے ماہر معالج
شریف ڈینٹل کلینک
اقصیٰ روڈ ربوہ۔
فون نمبر 213218

روزنامہ الفضل رجسٹرڈ نمبر سی پی ایل۔61